فتویٰ: ضرورت و جوازِ جہاد

از قلم

حضرتِ علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ☆ حضرتِ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

(جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

روس 'امریکہ 'برطانیہ 'اسرائیل 'بھارت اور تمام کفار کے خلاف اسلام اور اہلِ اسلام کی حمایت میں ہر قسم کا جہاد 'اجتماعی مبارزت انفرادی مبارزت ' چھاپہ مار اور کمانڈو ایکشن ' پھر ان کے نفوس ' اقتصادیات ' معاشیات 'چین و سکون اور ان کے اسباب و وسائل کا آپریشن حسبِ استطاعت مسلمانوں پر ہر وقت اور ہر جگہ فرض ہے 'کیونکہ محکم آیات کریمہ میں مذکورہ تعمیمات شامل ہیں۔

۱۔ یا ایھا النبی جاھد الکفار و المنفقین واغلظ علیھم

۲۔ قاتلوا المشر کین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ

۳۔قاتلوا ھم حتی لا تکون فتنۃ

ان آیات کی روشنی میں مسلمانوں پر جہادی کاروائی کی ابتداء فرض ہے 'اگرچہ کفار جنگ و جدال کی ابتداء نہ کریں۔

ہدایہ کے حاشیہ کفایہ وعنایہ میں ہے :

☆ثم امر بالبدائۃ بالقتال مطلقا و فی الاماکن باسرھا فقال تعالی وقاتلوا ھم حتی لا تکون فتنۃ ۔

یعنی جہاد کے متعلق اللہ تعالی نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو مطلقاً ابتدا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم ہر زمانے اور ہر علاقے کو شامل ہے 'اسی طرح فقہ کی تمام کتب میں صراحت ہے۔

☆قتال الکفار واجب وان لم یبدؤا ' للعنمومات ۔ الجھاد فرض کفایۃ ابتداء۔

حتی کہ مبسوط میں امام سرخسی نے تصریح فرمائی ہے :

☆ان تکون صالحۃ للمحاربۃ وان کانوا لایشتغلون بالمحاربۃ کالمشتغلین بالتجارۃ والحراثۃ منھم ۔ بخلاف النساء والصبیان ۔

کفار میں محاربت کی صلاحیت ہی ان کے خلاف کاروائی کے لئے کافی ہے۔ اگرچہ وہ بالفعل مسلمانوں

کے خلاف مصروفِ جنگ نہ ہوں۔ مثلاوہ تاجر یا کاشتکار ہوں' بخلاف ان کی عورتوں اور بچوں کے کہ ان کے خلاف ابتدا جائز نہیں۔

نقصان پہنچانے کے تمام طریقے جہاد میں شامل ہیں'کمانڈوایکشن تو خود مسلمانوں کی ایجاد ہے' حضرت ابو بصیر رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ویل امه مسعر حرب لو کان معه رجال ' چنانچہ ابو بصیر ' پھر حضرت ابو جندل اور ان کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم نے عیص کے جنگل میں چھاپہ مار اور کمانڈو ہیڈ کوارٹر قائم کر کے قریش کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا' بلکہ خود حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے کعب بن اشرف وغیرہ موذیوں کے خلاف ایکشن کے لئے دستہ ترتیب دیا' پھر مدینہ کے یہود کی اقتصادیات ومعاشیات کو تباہ کر کے ان کو جلاوطنی پر مجبور کیا گیا۔ غرضیکہ الجهاد ماض الی یوم القیامة۔ جہاد روزِ قیامت تک جاری ہے۔ یہ فرض جاری وساری ہے' کبھی منسوخ وممنوع نہیں ہوا' ہاں مرزائے قادیانی نے اپنے آقایانِ نعمت کو خوش کرنے کے لئے دعوی کیا تھا کہ جہاد بالسیف ختم ہوگیا ہے' جسے امت مسلمہ کے علماء نے قبول نہیں کیا۔

لہذا وجوب کے متعلق استفتاء وافتاء محض یاد دہانی والی بات ہے۔ ورنہ حسبِ استطاعت جہاد اسلام کا اہم رکن ہے جو مسلمانوں پر فرض ہے۔

دنیا بھر کے مسلمانوں پر واجب ہے کہ تمام اسلامی ممالک کا متحدہ بلاک بنائیں اور ایک مشترکہ امیر منتخب کریں' جس کی سربراہی میں دنیا بھر کے مسلمان جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں او ر کوشش یہ کریں کہ اللہ تعالی کی زمین پر اللہ تعالی کا نظام نافذ ہو اور شرک وکفر کا نام ونشان تک مٹا دیا جائے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تابخاکِ کاشغر

واللہ تعالی اعلم
مفتی محمد عبد القیوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
[illegible]
۹ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح
محمد عبد الحکیم شرف قادری
خادم الحدیث الشریف بالجامعۃ النظامیۃ الرضویۃ
لاھور